سے مغربی سامراج کے نام و نشان مٹانا۔ عرب دنیا اور عالم اسلام کو متحد کرنا ۔۔۔۔ صدر ناصر ہیں یہی سبق دے گئے ہیں اور یہی وہ بہترین خراجِ عقیدت ہے جو صدر ناصر جیسے اولوالعزم قائد کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

★

پاکستان کی سرزمین پچھلے دنوں کئی ایک اکابر علم و فضل سے محروم ہوگئی۔ ۲۲ر اکتوبر کو حضرت العلامہ مولانا خیر محمد صاحب جالندھری مرحوم بانیٔ مدرسہ خیر المدارس ملتان خلیفۂ ارشد حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی قدس سرہٗ کا سانحۂ وفات پیش آیا۔ مرحوم کی ساری زندگی دین اور علومِ دین کی خدمت میں گذری، سلامت طبع، میانہ روی، معتدل مزاج، تنظیم و ضبط وغیرہ صفات میں آپ اپنے پیر و مرشد حضرت تھانویؒ کا نمونہ تھے۔ افتراق و انتشار کے اس گھمبیر ماحول میں بھی آپ حتی الوسع فکری تعصب اور گروہی تحزب سے اپنا دامن بچاتے ہوئے علماءِ حق کے باہمی اتحاد و اتفاق کیلئے کوشاں رہے۔ وہ ان گنے چنے افراد میں سے تھے جن کی طرف ایسے حالات میں نگاہیں اٹھتی رہیں۔ تقسیم سے قبل جالندھر اور بعد میں ملتان میں بیٹھ کر انہوں نے "خیر المدارس" کی شکل میں علومِ نبویہ کے عظیم الشان خدمات انجام دیں ان کی وفات سے علمی و دینی حلقوں میں جو خلاء پیدا ہوگیا ہے وہ شاید مدتوں پر نہ ہو سکے۔

جانے والے قدسی صفات بزرگوں میں حضرت مولانا عبدالشکور صاحب پھودوی ضلع کیمبل پور بھی ہیں، اخلاص، سادگی اور بے تکلفی اور زہد و تقویٰ کا چلتا پھرتا نمونہ جید عالم اور خوش بیان مقرر، زندگی ساری درس و تدریس اور وعظ و تبلیغ میں گذری تقسیم سے پہلے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور اور بعد میں پاکستان کے کئی مدارس میں پڑھاتے رہے، پچھلے کئی دنوں سے بیمار تھے اور راولپنڈی میں زیرِ علاج رہے۔ ۲۵ر ستمبر کو نمازِ جمعہ کے بعد واصل بحق ہوئے۔ جسدِ مبارک کو آبائی گاؤں پھودوی لایا گیا، دوسرے دن صبح دس بجے آغوشِ رحمت کے سپرد کئے گئے۔ نمازِ جنازہ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ نے پڑھائی اور سینکڑوں علماء و صلحاء اس میں شریک ہوئے۔

عالمِ آخرت کے ان مسافروں میں ایک اور بزرگ حضرت مولانا سید طلحہ تھے جن کا انتقال اسی تاریخ کو کراچی میں ہوا۔ جدید و قدیم علوم کے مایۂ ناز عالم اور عربی علوم و ادب میں اپنی نظیر آپ تھے۔ ایسی جامع شخصیتیں اس دور میں ملنی مشکل ہیں حق تعالیٰ سب کو اپنی رحمت، مغفرت اور بہترین مقاماتِ قرب سے مالا مال کردے اور ملتِ مسلمہ کو ان سب کا بہترین بدلہ عطا فرمادے۔ آمین۔

★